عزت صرف اسلام سے ملے گی دنیا کی شان وشوکت سے نہیں

کیا عزت سائنس، ٹیکنالوجی سے شرعاً مشروط ہے

اسلامی تحریکوں کے قائدین کے لیے لمحہ فکریہ

حضرت طارق بن شہابؒ کہتے ہیں حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ ہمارے ساتھ ملک شام میں تھے حضرت عمر بن خطابؓ وہاں تشریف لائے تھے۔ حضرت عمرؓ کے ساتھ اور صحابہؓ بھی چل رہے تھے۔ چلتے چلتے راستہ میں پانی کا ایک گھاٹ آ گیا۔ حضرت عمرؓ اپنی اونٹنی کی نکیل پکڑ کر اس گھاٹ میں سے گزرنے لگے تو حضرت ابوعبیدہؓ نے عرض کیا اے امیر المومنین! آپ یہ کیا کر رہے ہیں کہ موزے اتار کر کندھے پر رکھ لیے ہیں اور اونٹنی کی نکیل پکڑ کر اس گھاٹ میں سے گزرنے لگے ہیں؟ مجھ اس بات سے بالکل خوشی نہیں ہوگی اس شہر والے آپ کو (اس حال میں) دیکھیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اوہو، اے ابوعبیدہ! اگر آپ کے علاوہ کوئی اور یہ بات کہتا تو میں اسے ایسی سخت سزا دیتا جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری امت کو عبرت ہوتی۔ ہم تو سب سے زیادہ ذلیل قوم تھے، اللہ نے ہمیں اسلام کے ذریعہ عزت عطا فرمائی، اب جس اسلام کے ذریعے اللہ نے ہمیں عزت عطا فرمائی ہے ہم جب بھی اس کے سوا کسی اور چیز سے عزت حاصل کرنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ذلیل کر دیں گے۔ [حاکم]

حضرت طارق بن شہابؒ کہتے ہیں جب حضرت عمرؓ شام پہنچے تو (شام کے) لشکر حضرت عمرؓ کو ملنے کے لیے آئے اس وقت حضرت عمرؓ نے چادر باندھی ہوئی تھی اور موزے پہنے ہوئے تھے اور پگڑی باندھی ہوئی تھی اور اپنے اونٹ کی نکیل پکڑ کر پانی میں سے گزر رہے تھے تو حضرت عمرؓ سے ایک آدمی نے کہا اے امیر المومنین! (شام کے) لشکر اور شام کے جرنیل آپ سے ملنے کے لیے آئے ہیں اور آپ کا یہ حال ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہمیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ سے عزت دی ہے، لہٰذا ہم اسلام کے سوا کسی اور چیز میں عزت تلاش نہیں کر سکتے۔ [حاکم]

حضرت طارق بن شہابؒ کہتے ہیں حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں عرض کیا

اے امیر المومنین! آپ نے تو ایسا کام کر دیا ہے جو اس علاقہ والوں کے نزدیک بہت بڑا (یعنی بڑے عیب والا) کام ہے۔ آپ نے اپنے موزے اتار دیے ہیں اور اپنی سواری (سے نیچے اتر کر اس) کی نکیل پکڑ رکھی ہے اور بے تکلف گھاٹ میں گھس گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوعبیدہؓ کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا اوہو، اے ابوعبیدہ! کاش یہ بات تمہارے علاوہ کوئی اور کہتا۔ تمہاری تعداد لوگوں میں سب سے کم تھی اور تم لوگوں میں سب سے زیادہ ذلیل تھے اللہ نے اسلام کے ذریعہ تمہیں عزت عطا فرمائی تو اب جب بھی تم اسلام کے سوا کسی اور چیز میں عزت تلاش کرو گے اللہ تمہیں ذلیل کر دیں گے۔ [حاکم]

حضرت قیسؒ کہتے ہیں جب حضرت عمرؓ شام تشریف لائے تو وہ اونٹ پر سوار تھے۔ تمام لوگ ان کے استقبال کے لیے باہر آئے۔ لوگوں نے کہا یہاں کے بڑے اور ممتاز لوگ آپ سے ملنے آئیں گے، اس لیے اچھا یہ ہے کہ آپ ترکی گھوڑے پر سوار ہو جائیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا بالکل نہیں۔ پھر آسمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تم لوگ عزت یہاں سے یعنی زمین کے سامان سے سمجھتے ہو حالاں کہ عزت تو وہاں سے (یعنی اللہ کے دینے سے) ملتی ہے میرے اونٹ کا راستہ چھوڑ دو۔

غلبہ وعزت کی حالت میں بھی خاکساری مطلوب ہے

دینی تحریکوں کے لیے عمدہ سبق

حضرت ابونہیک اور حضرت عبداللہ بن حنظلہؒ کہتے ہیں ہم ایک لشکر میں حضرت سلمانؓ کے ساتھ تھے ایک آدمی نے سورہ مریم پڑھی تو دوسرے آدمی نے حضرت مریم اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰؑ) کو برا بھلا کہا (بظاہر یہ آدمی یہودی ہوگا) ہم نے اسے مار مار کر لہولہان کر دیا۔ جس انسان پر ظلم ہوتا تھا وہ جا کر حضرت سلمانؓ سے شکایت کیا کرتا تھا۔ چنانچہ اس آدمی نے بھی جا کر حضرت سلمانؓ سے شکایت کر دی۔ اس سے پہلے اس نے کبھی ان سے کوئی شکایت نہیں کی تھی۔ حضرت سلمانؓ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم نے اس آدمی کو کیوں مارا ہے؟ ہم نے کہا ہم نے سورت مریم پڑھی تھی، اس نے حضرت مریمؑ اور ان کے بیٹے کو برا بھلا کہا۔ انھوں نے فرمایا تم لوگوں نے انھیں سورہ مریم کیوں سنائی؟ کیا آپ لوگوں نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا؟ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ اللّٰهِ فَيَسُبّوا اللّٰهَ عَدْوًا م بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ سورت انعام آیت ۱۰۸) ترجمہ ''اور دشنام مت دو ان کو جن کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیوں کہ پھر وہ براہِ جہل حد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں گے''۔ اے جماعت عرب! کیا آپ لوگوں کا مذہب سب سے زیادہ برا نہیں تھا؟ آپ لوگوں کا علاقہ سب سے برا نہیں تھا؟ کیا آپ لوگوں کی زندگی سب سے زیادہ بری نہیں تھی؟ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو عزت دی اور آپ لوگوں کو سب کچھ دیا، کیا آپ لوگ یہ چاہتے ہو کہ اللہ کی دی ہوئی عزت کی وجہ سے لوگوں کی پکڑ کرتے رہو؟ اللہ کی قسم! یا تو آپ لوگ اس کام سے باز آ جاؤ ورنہ جو کچھ آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہے، اللہ تعالیٰ اسے تم سے لے کر دوسروں کو دے دیں گے۔

دشمنوں پر غلبے کی راہ میں رکاوٹ، محبت دنیا

تم مغلوب صرف گناہ کی وجہ سے ہو سکتے ہو

گناہگار عالم اسلام کبھی غالب نہیں آسکتا

حضرت زید بن اسلمؒ کہتے ہیں جب حضرت عمر بن خطابؓ نے دیکھا کہ مصر فتح ہونے میں دیر لگ رہی ہے تو انھوں نے حضرت عمرو بن عاصؓ کو یہ خط لکھا:۔

''امابعد! مجھے اس بات پر بہت تعجب ہے کہ مصر کی فتح میں آپ لوگوں کو دیر لگ رہی ہے۔ آپ ان سے کئی سالوں سے لڑ رہے ہیں اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ آپ لوگوں نے نئے نئے کام شروع کر دیے ہیں اور جیسے آپ لوگوں کے دشمن کو دنیا سے محبت ہے ایسے ہی آپ لوگوں کے دلوں میں بھی دنیا کی محبت آ گئی ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کی مدد صرف ان کی سچی نیت کی وجہ ہی سے کرتے ہیں اور میں نے آپ کے پاس چار آدمی بھیجے ہیں اور آپ کو بتا رہا ہوں کہ میرے علم کے مطابق ان میں سے ہر آدمی ہزار آدمیوں کے برابر ہے ہاں دنیا کی محبت جس نے دوسروں کو بدلا ہے وہ ان کو بھی بدل دے تو اور بات ہے۔ جب میرا یہ خط آپ کو ملے تو آپ لوگوں میں بیان کریں اور ان کو دشمن سے لڑنے کے لیے ابھاریں اور ان کو صبر کی اور نیت خالص کرنے کی ترغیب دیں اور ان چاروں کو سب لوگوں سے آگے رکھیں اور لوگوں سے کہیں کہ وہ سب اکٹھے مل کر ایک دم دشمن پر حملہ کریں اور یہ حملہ جمعہ کے دن زوال کے وقت کریں کیوں کہ یہ ایسی گھڑی ہے جس میں رحمت نازل ہوتی ہے اور دعا قبول ہوتی ہے اور سب اللہ کے سامنے خوب گڑگڑائیں اور اس سے اپنے دشمن کے خلاف مدد مانگیں''۔

ساحل جنوری ۲۰۰۶ء

جب یہ خط حضرت عمروؓ کے پاس پہنچا تو حضرت عمرؓ ابن العاصؓ نے لوگوں کو جمع کر کے یہ خط سنایا پھر ان چار آدمیوں کو بلا کر لوگوں کے آگے کیا اور پھر لوگوں سے کہا کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھیں اور پھر اللہ کی طرف متوجہ ہو کر اس سے مدد مانگیں، چناں چہ ایسا کرنے سے اللہ نے ان کے لیے مصر فتح کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن جعفر اور عیاش بن عباس وغیرہ حضرات کچھ کمی بیشی کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرو بن عاصؓ کو مصر فتح کرنے میں دیر لگی تو انھوں نے مدد طلب کرنے کے لیے حضرت عمر بن خطابؓ کو خط لکھا۔ حضرت عمرؓ نے ان کی مدد کے لیے چار ہزار آدمی بھیجے اور ہر ہزار پر ایک آدمی کو امیر بنایا اور ان کو حضرت عمر بن خطاب نے یہ خط لکھا۔ اور ان کو حضرت عمر بن خطاب نے یہ خط لکھا کہ میں آپ کی مدد کے لیے چار ہزار آدمی بھیج رہا ہوں۔ ہر ہزار پر ایک ایسا آدمی امیر مقرر کیا ہے جو ہزار کے برابر ہے۔ وہ چار حضرات یہ ہیں حضرت زبیرؓ بن عوام، حضرت مقداد بنؓ اسود بن عمرو، حضرت عبادہ بن صامتؓ اور حضرت مسلمہ بن مخلدؓ اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کے ساتھ بارہ ہزار آدمی ہیں اور بارہ ہزار کا لشکر تعداد کی کمی کی وجہ سے مغلوب نہیں ہو سکتا [کسی گناہ کی وجہ سے ہو سکتا ہے]۔

حضرت عیاض اشعریؒ کہتے ہیں میں جنگ یرموک میں شریک تھا۔ اس جنگ میں مسلمان کے لشکر کے پانچ امیر تھے، حضرت ابوعبیدہؓ، حضرت یزید بن ابی سفیان، حضرت شرجیلؓ بن حسنہ، حضرت خالدؓ بن ولید اور حضرت عیاضؓ۔ [یہ حضرت عیاض دوسرے صاحب ہیں اس حدیث کے راوی نہیں ہیں۔] حضرت عمرؓ نے فرمایا جب جنگ ہو تو آپ لوگوں کے امیر حضرت ابوعبیدہؓ ہوا کریں گے پھر ہم نے حضرت عمرؓ کو مدد طلب کرنے کے لیے خط میں یہ لکھا کہ موت بڑے جوش وخروش سے ہماری طرف بڑھ رہی ہے۔ انھوں نے ہمیں جواب میں یہ لکھا کہ مدد طلب کرنے کے لیے آپ لوگوں کا خط میرے پاس آیا۔ میں آپ لوگوں کو ایسی ذات بتاتا ہوں جس کی مدد بڑی زوردار ہے اور جس کا لشکر ہر جگہ موجود ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، لہٰذا اسی سے مدد مانگو کیوں کہ حضرت محمد ﷺ کی جنگ بدر میں مدد ہوئی حالاں کہ ان کی تعداد تم سے کم تھی۔ احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب آپ لوگوں کو میرا یہ خط ملے تو آپ لوگ ان سے جنگ کریں اور مجھ سے دوبارہ مدد طلب نہ کریں۔ راوی کہتے ہیں ہم نے ان سے جنگ کی اور انھیں خوب قتل کیا اور انھیں چار فرسخ یعنی بارہ میل تک شکست دی۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے ہم لوگوں میں مسجد خیف میں [جو کہ منی میں ہے] بیان فرمایا اللہ کی شان کے مطابق حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا جو آخرت کی فکر کرتا ہے اور اسے مقصد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بکھرے ہوئے کاموں جمع کر دے گا اور غنا کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آئے گی اور جو دنیا کو مقصد بنا کر اس کی فکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے جمع شدہ کاموں کو بکھیر دے گا اور محتاجی کو

اس کی آنکھوں کے سامنے کردے گا اور دنیا تو اسے اتنی ہی ملے گی جو مقدر میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں ایک دن حضورﷺ نے ہم لوگوں میں کھڑے ہوکر بیان فرمایا۔ آپﷺ نے ارشاد فرمایا جس آدمی کو اس بات سے خوشی ہو کہ اسے آگ سے دور کردیا جائے اور جنت میں داخل کردیا جائے اسے چاہیے کہ اسے اس حال میں موت آئے کہ اس کے دل میں اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان موجود ہو اور لوگوں کے ساتھ وہ معاملہ کرے جو اپنے ساتھ چاہتا ہے۔

حضرت ابوعبیدہؓ نے فرمایا سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو اپنے رب کی سب سے زیادہ اطاعت کرنے والا اور اپنی آخرت کے لیے سب سے زیادہ عمل کرنے والا ہے۔

اہم ترین حدیث:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریمﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے چہرہ انور پر خاص اثر دیکھ کر محسوس کیا کہ کوئی اہم بات پیش آئی ہے۔ حضورﷺ نے کسی سے کوئی بات نہ فرمائی بلکہ وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے گئے اور میں حجرہ کی دیوار سے لگ کر سننے کھڑی ہوگئی کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ حضورﷺ منبر پر بیٹھ گئے اور حمد وثنا کے بعد فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ تمھیں فرماتے ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا کرو اور میں قبول نہ کروں اور تم سوال کرو اور میں اسے پورا نہ کروں تم اپنے دشمنوں کے خلاف مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔ بس اتنا ہی بیان فرمایا اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

مسلمانوں اللہ کو تمہاری ضرورت نہیں

غلامی جس پر مسلط ہو جائے وہ اللہ کے لیے بے کار ہے

حضرت جبیر بن نفیرؓ فرماتے ہیں جب قبرص کا جزیرہ فتح ہوا تو وہاں کے رہنے والے سارے غلام نا لیے گئے اور انھیں مسلمانوں میں تقسیم کردیا گیا وہ ایک دوسرے کی جدائی پر رو رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت ابوالدرداءؓ اکیلے بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں۔ میں نے پوچھا اے ابوالدرداء! آج تو اللہ نے اسلام اور اہل اسلام کو عزت عطا فرمائی ہے تو آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا اے جبیر! تیرا بھلا ہو اس مخلوق نے جب اللہ کے حکم کو چھوڑ دیا تو یہ اللہ کے ہاں کتنی بے قیمت ہوگئی۔ پہلے تو یہ زبردست اور غالب قوم تھی اور انھیں بادشاہت حاصل تھی لیکن انھوں نے اللہ کا حکم چھوڑ دیا تو اب ان کا وہ برا حال ہوگیا جو تم دیکھ رہے ہو۔ ابن جریر کی روایت میں اس کے بعد یہ بھی ہے کہ اب تو ان کا وہ برا حال ہوگیا جو تم دیکھ رہے ہو کہ ان پر اللہ نے غلامی مسلط کردی اور جب کسی قوم پر اللہ غلامی مسلط کردیں تو سمجھ لو کہ اللہ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں [کیوں کہ ان کی اللہ کے ہاں کوئی قیمت نہیں رہی]۔

ساحل جنوری ۲۰۰۶ء